السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کے لئے دعا کی وجہ سے قبر کے پاس کھڑا ہونا یا بیٹھنا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کی شرعی زیارت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان عبرت و نصیحت حاصل کرے اور موت کو یاد کرے۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ قبروں میں مدفون نیک لوگوں کے ساتھ تبرک حاصل کیا جائے۔ جب کوئی شخص قبرستان میں آئے تو اسے چاہیے کہ مدفون لوگوں کو سلام کہنے کے لئے یہ دعا پڑھے :

السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیہ (صحیح مسلم کتاب الجنائز :۹۷۵)

''اے (بستی) کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام! بے شک ہم بھی ان شاء اللہ تم سے عنقریب ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعاء کرتے ہیں۔''

اگر چاہے تو اس کے علاوہ مسنون دعائیں پڑھ سکتا ہے۔ لیکن وہ مردوں سے دعا نہ کرے نہ ان سے دفع نقصان اور حصول منفعت کے لئے فریاد کرے کیونکہ دعاء تو عبادت ہے اور یہ صرف اللہ وحدہ کے لیے ہے۔ میت کے لئے دعا میں قبر کے پاس بیٹھنے یا کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن تبرک یا استراحت کے لئے قبر کے پاس بیٹھنے یا کھڑا ہونے کی اجازت نہیں کیونکہ قبر نہ مقام استراحت ہے اور نہ رہائش کی جگہ ہے کہ آدمی وہاں بیٹھے میت کی تدفین کے بعد قبر کے پاس دعا کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدم رکھے۔ اور اس کی مغفرت فرما دے۔ کھڑا ہونا جائز ہے۔ کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب تدفین سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے :

استغفروا لاخیکم واسالوا لہ التثبیت فانہ الان یسال (سنن ابی داؤد)

''اپنے بھائی کی مغفرت (بخشش) کے لئے دعا کرو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس ثابت قدم رکھے اس وقت اس سے سوال پوچھے جا رہے ہیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلددوم